ماہنامہ لاہور
نعت
وارداتِ نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 17 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ رجال باشمل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 17 — اگست 2004 — شمارہ 8

وارداتِ نعت

سرپرست: چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر - اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
ممالک سے 100 ڈالر

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ: [illegible] فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

واردات قلب

کے نام

واردات نعت

مرتبہ

راجا رشید محمود

واقعات

۱۔ رکھ نعوتِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے مختص سخن
گلشنِ لطفِ رسولِ پاک ﷺ سے یوں پھول چن ۹

۲۔ خواہشِ دیدِ مدینہ کو جو زندہ رکھے
اپنے ہاتھوں میں وہ جنت کا قبالہ رکھے ۱۰،۱۱

۳۔ مداحِ سرکار ﷺ کو جو شخص بھی آئے، آئے
خود ستائی کا مگر قصر گرائے آئے ۱۲،۱۳

۴۔ مدیحِ حضرتِ شاہنشہٗ والا گہر ﷺ کر کے
میں پہنچا ہوں مدینے کے لیے اچھا سفر کر کے ۱۴،۱۵

۵۔ راہِ عاداتِ سیّدی ﷺ لینا
سادگی لینا، راستی لینا ۱۶

۶۔ نرالا ہر جہاں سے سبز گنبد
ہے برتر ہر بیاں سے سبز گنبد ۱۷

۷۔ جھکا ہے سر، بندھے ہیں ہاتھ، آنکھوں میں ندامت ہے
مجھے احساس ہے، طیبہ میں میری کس سے قربت ہے ۱۸،۱۹

۸۔ پیمبر ﷺ کو یوں قدردانی میں رکھا
خدا نے حدِ لامکانی میں رکھا ۲۰

۹۔ ''مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا''
سکوں یوں مری زندگانی میں رکھا ۲۱

۱۰۔ جو سرکار ﷺ کی مدح خوانی میں رکھا
''مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا'' ۲۲

۱۱۔ سرِ عرش بجتا رہا ان ﷺ کا ڈنکا
اُڑا لامکاں پہ نبی ﷺ کا پھریرا ۲۳

۱۲۔ نبی ﷺ کا ہے اُمت کی بخشش کا وعدہ
تو پھر کیوں نہ فرمائیں گے اس کا ایفا ۲۴

۱۳۔ نبی ﷺ پھر بھی ہیں مجھ پہ اکرام فرما
اگرچہ میں ہوں معصیت کوش خاصا ۲۵

۱۴۔ دعا جو دل سے اٹھتی ہے، وہ رکھتی ہے اثر آخر
ملی مجھ کو دیارِ مصطفیٰ ﷺ کی رہ گزر آخر ۲۶،۲۷

۱۵۔ ہیں بظاہر ہم سے انساں بے سروسامان سے
جا پہنچتے ہیں مگر طیبہ میں اکثر شان سے ۲۸

۱۶۔ جو آیا پوچھ گچھ کا مرحلہ سرِ محشر
بچا ہی لیں گے مجھے مصطفیٰ ﷺ سرِ محشر ۲۹

۱۷۔ ہے محبت طٰہٰ و یٰسیں سے
راہ پائی دین کے آئین سے ۳۰

۱۸۔ جب کہ ہے حکمِ خدائے پاک کا محرم رشیدؔ
کیوں نہ ہو مدحت گرِ سرکارِ ہر عالم ﷺ رشیدؔ ۳۱

۱۹۔ پہنچ گیا جو مدینے میں روبروئے رسول ﷺ
بسا کے لاؤں گا قلب و نظر میں بوئے رسول ﷺ ۳۲،۳۳

۲۰۔ مداحیِ سرکار ﷺ ہے جب کام کی صورت
ہے طیبہ رسائی مرے انعام کی صورت ۳۴

۲۱۔ سرور ﷺ کے رب کی بات مرے دل میں آ گئی
تو نعت گویا حمد کی منزل میں آ گئی ۳۵

۲۲۔ یہ خبر تُو نے ہی تو دنیا کو دی پروردگار
ہر صدی تیرے نبی ﷺ کی ہے صدی پروردگار ۳۶،۳۷

۲۳۔ جو ہیں تخلیقاتِ ہر عالم کا باعث بالیقیں
گنبدِ اخضر ہے ان کا وجہِ تزئینِ زمیں ۳۸،۳۹

۲۴۔ قدم اُٹھے دربارِ آقا ﷺ کی جانب
تو گویا چلا حسنِ عقبیٰ کی جانب ۴۰

۲۵۔ سرکار ﷺ کی رحمت ہے، مدینے کا سفر ہے
خالق کی اجازت ہے، مدینے کا سفر ہے ۴۱

۲۶۔ جو ہیں وجہِ بہاراں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ
سرِ گنبد ہیں خنداں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ ۴۲،۴۳

۲۷۔ جس جس کو ملا سایۂ دامانِ پیمبر ﷺ
شاہانِ جہاں ہیں وہ گدایانِ پیمبر ﷺ ۳۵،۳۴

۲۸۔ طیبہ میں پہنچ تو جو پشیمانیوں کے ساتھ
حل مشکلیں ہوں تیری سب آسانیوں کے ساتھ ۳۶

۲۹۔ کرنے متوجہ نبی ﷺ کے فیض لامحدود کو
لے کے جاتا ہوں مدینے چشمِ نم آلود کو ۴۷

۳۰۔ پیار جو پنہاں ہے میری چشمِ گوہر بار میں
مجھ کو لے جاتا ہے وہ سرکار ﷺ کے دربار میں ۴۹،۴۸

۳۱۔ وادیٔ عقیدت میں اس طرح ہم آتے ہیں
گویا آقا و مولا ﷺ خود ہمیں بلاتے ہیں ۵۰

۳۲۔ ہو عقیدہ میرا یارو! مشرکانہ کس لیے
لب پہ ہو غیرِ پیمبر ﷺ کا ترانہ کس لیے ۵۱

۳۳۔ جاں حرمتِ رسول ﷺ پہ جس کی نثار ہے
غازی وہ سربلند بروزِ شمار ہے ۵۳،۵۲

۳۴۔ جب چلے بندہ کوئی توبہ کو استغفار کو
منہ رکھے سیدھا دیارِ احمدِ مختار ﷺ کو ۵۵،۵۴

۳۵۔ مانگ لو لطفِ ذی کمال حضور ﷺ
فضلِ رزّاق ہے نوالِ حضور ﷺ ۵۷،۵۶

۳۶۔ کیوں نہ ہو قلبۂ خیالِ حضور ﷺ
ہے ارم تحفۂ خیالِ حضور ﷺ ۵۹،۵۸

۳۷۔ کھولیے صفحۂ خیالِ حضور ﷺ
ہے یہی نکتۂ وصالِ حضور ﷺ ۶۱،۶۰

۳۸۔ جل اٹھی جب سے میری شمعِ شعور
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ" ۶۲

۳۹۔ سخت ہے باقیوں کو یومِ نشور
بندگانِ حضور ﷺ ہیں مسرور ۶۳

۴۰۔ ملا ہے مدحتِ سرکار ﷺ میں وہ کیف و سرور
ہوئے ہیں رنج و غم و ابتلا سبھی کافور ۶۵،۶۴

۴۱۔ جو قبّہ و منارِ نبی ﷺ کا جمال ہے
اس کائنات میں کہاں اس کی مثال ہے ۶۷،۶۶

۴۲۔ یہ گزارش ہے حرفِ اختر میں
بزمِ صلِ علیٰ ہو گھر گھر میں ۶۹،۶۸

۴۳۔ نعتِ سرور ﷺ میں ہے یوں میرے قلم کا انہماک
میری جانب ہے پیمبر ﷺ کے کرم کا انہماک ۷۰

۴۴۔ لب پہ رکھنا دوستو ہر دم درودِ مصطفیٰ ﷺ
یوں بھلا دے گا تمھیں ہر غم درودِ مصطفیٰ ﷺ ۷۱

۴۵۔ نام ان کا عام کر کے خدا نے چہار سمت
بانٹے نبی ﷺ کے پیار خزانے چہار سمت ۷۳،۷۲

۴۶۔ دُنیا میں کوئی شہر نہیں اتنا ضیا بار
جتنا کہ مدینہ ہے یا ہے مکہ ضیا بار ۷۴

۴۷۔ عمل نامے پہ ناجت کی ندامت کا رہا شہرہ
تو اس کے ساتھ آقا ﷺ کی شفاعت کا رہا شہرہ ۷۵

۴۸۔ آج تک ہم نعتِ سرور ﷺ یوں رقم کرتے رہے
دل کو ممنونِ کرم اور سر کو خم کرتے رہے ۷۷،۷۶

۴۹۔ جگمگاتی ہے لبوں پہ جن کی مدحت کی ضیا
حشر میں مل جائے گی ان کی شفاعت کی ضیا ۷۸

۵۰۔ ہر اک مشکل میں نامِ سرورِ عالم ﷺ لیا جائے
پھر اس کے بعد دُنیا میں سکون سے جیا جائے ۷۹

۵۱۔ محبِ حق جو ان ﷺ کو مانتا ہو وہ انھیں چاہے
جسے درکار کوئی آسرا ہو وہ انھیں چاہے ۸۱،۸۰

۵۲۔ اُلفت میں اتنا تو کم از کم کر دکھائیے
کردارِ منتخبِ پیمبر ﷺ دکھائیے ۸۳،۸۲

۵۳۔ الفت نہیں ہے جس کو رسالت مآب ﷺ سے
اس سے نہیں جدا کوئی میرے حساب سے ۸۴

۵۴۔ کرے اندازہ جو احسانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
بیاں کرتا رہے گا شانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ۸۵

۵۵- مری فردِ عمل، محشر کا دن، سرکار ﷺ کی رحمت
خجالت، عجز، شامت، سوز و رقت اور پھر جنت ۸۶
۵۶- جو ہر موقع پہ کام آیا، پیمبر ﷺ کا حوالہ ہے
اسی باعث خدا نے میری ہر مشکل کو ٹالا ہے ۸۷
۵۷- جس کو عزیز سرور ﷺ کی گلی ہوئی
جنت عطا ہوئی اسے، اور جیتے جی ہوئی ۸۹،۸۸
۵۸- نعت میں جب ہم مگن ہو جائیں گے
اپنے رنج و غم ہرن ہو جائیں گے ۹۰
۵۹- مہرِ سرور ﷺ کا جو دل میں احترام آنے لگے
عادتِ مدحِ پیمبر ﷺ میں دوام آنے لگے ۹۱
۶۰- اثر نعتوں کا ہونٹوں سے جو جا پہنچے گا سینے تک
بالآخر لے کے جائے گا وہ بندے کو مدینے تک ۹۲
۶۱- بات تو کر نہیں پائے گا یہ اختر جا کر
ہاتھ جوڑے گا درِ سرورِ دیں ﷺ پہ جا کر ۹۳
۶۲- ہاتھ پکڑے جو پیمبر ﷺ کی شفاعت میرا
کیا بگاڑیں گے حساباتِ قیامت میرا ۹۴
۶۳- ہو گیا ہے حالِ مسلم جس قدر ناگفتہ بہ
میرے آقا ﷺ کیا رہے گا عمر بھر ناگفتہ بہ ۹۵

☆☆☆☆☆

نعت

رکھ نعوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مختص سخن
گلشنِ لطفِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں پھول چن

سامنے اُن کے، جہاں پیدا کیے اللہ نے
پہلے تخلیقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائی، پھر فرمایا "کُن"

جو سخی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب تک کر رہے ہیں دہر پر
ہے تناہی کی صفت سے ماورا وہ دان پُن

بات چاہے دل میں کر، بس شرط ہے اخلاص کی
عرض جتنی دور سے کی جائے، وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیتے ہیں سُن

راہِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ راہی ہوں تو پھر کیا فائدہ
چار جانب گو برستا دیکھتے ہوں آپ ہُن

پا نہیں سکتے حقیقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تم کو حاصل ہو نہ جب تک دوستو! علمِ لدُن

نعت کی خدمت پہ مامور اس کو فرمایا گیا
یوں تو لگتا ہی نہیں محمودؔ میں کوئی بھی گُن

نعت

خواہشِ دیدِ مدینہ کو جو زندہ رکھّے
اپنے ہاتھوں میں وہ جنّت کا قبالہ رکھّے

بندہ سرکار ﷺ کی اُلفت سے تعلّق گانٹھے
دیں کے رستے میں قدم رکھے تو پکّا رکھّے

اتنی سی بات سمجھنا بھی کوئی مشکل ہے
نور ہی نور نہ جو شے ہو وہ سایہ رکھّے

وردِ امروز ہے جس شخص کا اسمِ سرور ﷺ
کس لیے دل میں وہ اندیشۂ فردا رکھّے

اُس کے حصّے میں نہ کوئی بھی کمی آئے گی
درِ سرکار ﷺ پہ دامن کو جو پھیلا رکھّے

ہاتھ رحمت کا رکھیں پُشت پہ جس کی آقاؐ
نعت گوئی میں وہ بندہ یدِ طُولیٰ رکھّے

تجھ کو محبوب نظر آئیں خُدا کے سرور ﷺ
خوش نصیبی سے جو تُو دیدۂ بینا رکھّے

باقی دُنیا میں خطابت کے دکھاؤں جوہر
درِ سرور ﷺ پہ مقدّر مجھے گُونگا رکھّے

جس کے ہونٹوں پہ نہ ہوں صَلِّ علیٰ کے نغمے
ایسے بندے سے کوئی کس لیے ناتا رکھّے

عالمِ قُدس میں کیسے نہ ہوں اس کے چرچے
مدحتِ سرورِ کونین ﷺ جو اپنا رکھّے

گرچہ اعمال ہیں محمودؔ کے ایسے ویسے
دل میں یہ خواہشِ تدفینِ مدینہ رکھّے

☆☆☆☆☆

نعت

مدحِ سرکار ﷺ کو جو شخص بھی آئے، آئے
خود ستائی کا مگر قصر گرائے آئے

در و دیوارِ مدینہ پہ یہ لکھا دیکھا
جو بھی سرکار ﷺ سے مانگے، وہی پائے، آئے

پہلے جاؤں مَیں مدینے میں کہ مکّے جاؤں
اہلِ اخلاص کی اس باب میں رائے آئے

یہ درِ جُودِ شہنشاہِ ہر این و آں ﷺ ہے
ٹکڑا لینے کو یہاں اپنے پرائے آئے

داغ عصیاں کے دُھلے اپنے مدینے آ کر
یوں تو ماتھے پہ سیاہی کو سجائے آئے

سربلندی نہ قدم چُومے گی اُس کے، کیسے
جو بھی قدمین میں نظروں کو جھکائے آئے

حال پر میرے بڑی اس کی عنایت ہو گی
کوئی طیبہ کا مجھے حال سنائے آئے

میرا چیلنج ہے، پڑھتا ہوں درودِ سرور ﷺ
نارِ دوزخ سے کوئی مجھ کو ڈرائے، آئے

مجھ سے محمودؔ کوئی شخص جو ملنا چاہے
گانے آقا ﷺ کی عنایات کے گائے، آئے

☆☆☆☆☆

نعت

مدیحِ حضرتِ شاہنشہِ والا گہر ﷺ کر کے
مَیں پہنچا ہوں مدینے کے لیے اچھا سفر کر کے

مجھے چھڑوایا دار و گیرِ محشر سے پیمبر ﷺ نے
خطائیں جس قدر میری تھیں، اُن سے درگزر کر کے

چلی آئے مرے پیچھے، اگر میرا بھلا چاہے
مَیں جاتا ہوں مدینے، موت کو پہلے خبر کر کے

پیمبر ﷺ سے تو کوئی بات پوشیدہ نہیں میری
کہوں گا حالِ دل طیبہ میں لیکن مختصر کر کے

مَیں کل جو شام کو بیٹھا تو دھرنا دے کے بیٹھا تھا
اُٹھا ہوں مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں سحر کر کے

پذیرائی کے لائق اُس جگہ خشکی نہیں ہوتی
مدینے کی زیارت کو چلو آنکھوں کو تر کر کے

عطا کرتے ہیں آقاؐ اپنی رحمت کے حوالے سے
کرم کرتے ہیں وہ اعمال سے صَرفِ نظر کر کے

مرے سرکار ﷺ فرماتے ہیں عفو و درگزر اُس سے
خطا جو مجھ سے کوئی ہو ہی جاتی ہے بشر کر کے

پکڑ لے گا یہ عزرائیل کا دامن مدینے میں
رہے گا اب کے تو یہ معرکہ محمودؔ سر کر کے

☆☆☆☆☆

نعت

راہِ عاداتِ سیّدی ﷺ لینا
سادگی لینا، راستی لینا

مدحِ سرور ﷺ خدا بھی کرتا ہے
نعت کہنے میں ہوش کی لینا

چاکری جس میں ہو نہ آقا ﷺ کی
مت کبھی ایسی خُسروی لینا

موت کے بعد اوڑھنے کے لیے
خاک چاہوں مَیں طیبہ کی لینا

سہل ہے ان کے حفظِ حُرمت میں
زندگی دینا، زندگی لینا

مجھ پہ یلغار ہے شدائد کی
میرے آقا ﷺ خبر مری لینا

چاہ محمودؔ روشنی کی جو ہے
ماہِ طیبہ ﷺ سے چاندنی لینا

نعت

نرالا ہر جہاں سے سبز گنبد
ہے برتر ہر بیاں سے سبز گنبد

جُھکا ہے مستقل وہ اِس کے آگے
کہے کیا آسماں سے سبز گنبد

نظر آئے کُلاہِ ارض جیسا
نبی ﷺ کے آستاں سے سبز گنبد

ہے ہریالی کا لاتا کشتِ جاں میں
ادا کرتا زباں سے "سبز گنبد"

ملیں جلوے خدا و مصطفیٰ ﷺ کے
ہٹے جو درمیاں سے سبز گنبد

نہ کیوں اُس موڑ کے قربان جاؤں
نظر آئے جہاں سے سبز گنبد

تجلّائے یقیں محمودؔ ہے یہ
ورا ہے ہر گماں سے سبز گنبد

نعت

جُھکا ہے سر، بندھے ہیں ہاتھ، آنکھوں میں ندامت ہے
مجھے احساس ہے، طیبہ میں میری کس سے قُربت ہے

دیار و مسکنِ سرکارِ والا ﷺ کے حوالے سے
مرے دل میں، یقیں جانو، عقیدت ہی عقیدت ہے

بتائی ہے جو منزل، ہے وہی منزل حقیقت میں
دکھائی ہے جو آقا ﷺ نے، وہی راہِ ہدایت ہے

نتیجہ وردِ اسمِ سرورِ کونین ﷺ کا دیکھو
کہ اک یہ ذکر ہے جو وجہِ تسکینِ طبیعت ہے

گنہگاروں کو فرمایا انھوں نے، یہ تو میرے ہیں
رسولِ کبریا ﷺ کی یہ عنایت بے نہایت ہے

جلال و رُعبِ خالق حشر میں تھا اپنے جوبن پر
جو کام آئی خطاکاروں کے، وہ سرورؐ کی رحمت ہے

مدینے جا کے دیکھو، گنبدِ اخضر کی شادابی
یہی حُسنِ بصارت ہے، یہی حُسنِ بصیرت ہے

نہ جانے کس لیے زادِ سفر تم جمع کرتے ہو
نبی ﷺ کا شہر تو دو عرضیوں بھر کی مسافت ہے

بایں افلاسِ زُہد و اتقا، میں نعت گُستر ہوں
کرم یہ میرے خالق کا ہے، آقاؐ کی عنایت ہے

یہی تو راستے کا راستہ، منزل کی منزل ہے
کہ طاعت خالقِ عالم کی، سرورؐ کی اطاعت ہے

غزل کہنے کی جب فرمائشیں احباب کرتے ہیں
تو جُھنجھلا کر یہ کہہ اُٹھتا ہوں، آخر کیا مصیبت ہے

یہ ناممکن ہے، کوئی اس سعادت سے مجھے روکے
کہ نعتِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ میری تو ضرورت ہے

☆☆☆☆☆

نعت

پیمبر ﷺ کو یوں قدر دانی میں رکھا
خدا نے حدِ لامکانی میں رکھا

قدم جس جگہ آ گئے مصطفیٰ ﷺ کے
اُسے رب نے اپنی نشانی میں رکھا

رہو چُپ پیمبر ﷺ کے در پر کہ اُس جا
خدا نے مزا بے زبانی میں رکھا

"حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ" ہُوئے ہیں کچھ ایسے
نبی ﷺ نے ہمیں مہربانی میں رکھا

جو آلِ نبی ﷺ سے عقیدت تھی، اُس نے
ہمیں کشتیٔ بادبانی میں رکھا

یہ ربِّ جہاں کا کرم ہے کہ اُس نے
مجھے نعت کی خوش بیانی میں رکھا

جو محمودؔ مدحِ پیمبر ﷺ نہ کرتے
تو کیا تھا ہماری کہانی میں رکھا

نعت

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
سکوں یوں مری زندگانی میں رکھا

جو تھا نور پائے نبی ﷺ میں، خدا نے
وہی ماہ کی ضو فشانی میں رکھا

بقا اُس کی ہے، اُس نے دی مصطفیٰ ﷺ کو
ہمیں رب نے دُنیائے فانی میں رکھا

وہ اُمّت نبی ﷺ کی نہ تھی جس کو رب نے
کسی آفتِ ناگہانی میں رکھا

محبّت رکھی اُمِّ ایمنؓ میں رب نے
یہی سلسلہ اُمِّ ہانیؓ میں رکھا

وقارِ آلِ سرکار ﷺ کو رب نے بخشا
تو اصحابؓ کو قدر دانی میں رکھا

سُنا جب بھی محمودؔ ذکرِ پیمبر ﷺ
تو فی الفور مژگاں کو پانی میں رکھا

نعت

(گرہ بند نعت)

جو سرکار ﷺ کی مدح خوانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
علیٰ الرّغم بے مہریٔ چرخ گرداں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
مرورِ زماں کی ستم گاریوں میں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
غزل گووں کو ہجر نے مار ڈالا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
مَیں رقصِ مسرّت کیے جا رہا ہوں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
مگن یوں میں تخلیق و تحقیق میں ہوں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
گزر غم کا محمودؔ کیا میرے دل میں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

نعت

سرِ عرش بجتا رہا اُن کا ڈنکا
اُڑا لامکاں پر نبی ﷺ کا پھریرا
اشارہ تھا چشمِ عطائے نبی ﷺ کا
رہا میری بخشش میں جو کارفرما
مدینے میں پھیلایا دستِ تمنّا
تو لاہور میں بھر گیا گھر ہمارا
گدائے درِ مصطفیٰ ﷺ ہوں تو کیوں ہو
مجھے کج کلاہانِ دُنیا کی پروا
ہو محشر کی حدّت کہ جنّت کی ٹھنڈک
نہ چھُوٹے گا دامن حبیبِ خدا ﷺ کا
مسائل، مصائب، شدائد کہاں ہیں
کہ ہے مصطفیٰ ﷺ کے کرم پر بھروسا
بجا لاؤں احکامِ سرکارِ والا ﷺ
جو محمودؔ توفیق دے حق تعالیٰ

نعت

نبی ﷺ کا ہے اُمت کی بخشش کا وعدہ
تو پھر کیوں نہ فرمائیں گے اس کا ایفا
وہ بندے چُنیدہ تھے اور برگزیدہ
رہا سامنے جن کے وہ رُوئے زیبا
ملے گی مجھے منزلِ دفنِ طیبہ
جو میری تمنّاؤں کا ہے خُلاصہ
جو رہبر نقوشِ قدومِ نبی ﷺ ہوں
نہ میزاں کا خدشہ نہ دوزخ کا کھٹکا
سنبھالا مجھے رحمتِ مصطفیٰ ﷺ نے
گناہوں کے باعث میں جب لڑکھڑایا
کہیں "فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ" کی تھیں صدائیں
کہیں "اُدْنُ مِنِّیْ" کا حُسنِ تقاضا
نہ ہو جس کو الفت حبیبِ خدا ﷺ سے
نہیں اس سے محمودؔ کا کوئی ناتا

نعت

نبی ﷺ پھر بھی ہیں مجھ پہ اِکرام فرما
اگرچہ مَیں ہُوں معصیت کوش خاصا
وہ سیرت نبی ﷺ کی ہے بے مثل و یکتا
کہ ہے مدح گو اُن کا، اپنا پرایا
کرے اکتساب ضیائے مدینہ
وہ خوش بخت بندہ، ہو مَن جس کا اُجلا
کھُلا "مَنْ رَاٰنِیْ" سے اہلِ جہاں پر
انھیں دیکھنا رُویتِ حق ہے گویا
ہے قرآن شاہد کہ اُن کے خدا نے
کیا ذکر اُن کے لیے اُن کا اونچا
میں جاں دے کے خاکِ مدینہ کو پاؤں
تو مہنگا نہیں ہے، یہ سودا ہے سستا
یہ محمودؔ وجہِ سکُوں ہے حقیقت
کہ جو لکھا، مدحِ پیمبر ﷺ میں لکھا

نعت

دُعا جو دل سے اُٹھتی ہے، وہ رکھتی ہے اثر آخر
ملی مجھ کو دیارِ مصطفیٰ ﷺ کی رہ گزر آخر

جہاں میں سرورِ دوکون ﷺ کے تشریف لانے سے
حدِ فاصل کھنچی ہے درمیانِ خیر و شر آخر

قریبِ نعت یوں ہوتا گیا حُسنِ مُقدّر سے
درِ سرور ﷺ مرے دل کے ہُوا نزدیک تر آخر

مصیبت کوئی آئے، مَیں درودِ پاک پڑھتا ہوں
یہی تدبیر تو دیکھی ہے ہوتی کارگر آخر

تُو جس در کو بھی چاہے، کھٹکھٹاتا رہ، مگر ہمدم!
مدد فرمائیں گے تیری شہِ والا گہر ﷺ آخر

بہت سے دیدہ زیب و خُوبصُورت شہر دیکھے ہیں
رُکے شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں قلب و نظر آخر

خدا کو مانتے ہیں یُوں کہ جیسے آپ کو دیکھا ہو
ہمیں خُود دیکھ کر آقا ﷺ نے دی ہے یہ خبر آخر

عقیدت کے مظاہر اُس جگہ پر دیدنی ہوں گے
جو پیشِ سرورِ کُل ﷺ قبر میں ہو گا بشر آخر

عنایت کے، کرم کے ابر کو کر لے گی مُتوجّہ
یہ ذکرِ سرورِ عالم ﷺ میں میری چشمِ تر آخر

کوئی حُجّت خدا کے دین کی باقی نہیں رہتی
کہ آ پہنچے خدا کے آخری پیغامبر ﷺ آخر

فقط محمودؔ خُوشنودی حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی
رہی پیشِ نظر اوّل، رہی پیشِ نظر آخر

☆☆☆☆☆

نعت

ہیں بظاہر ہم سے انساں بے سروسامان سے
جا پہنچتے ہیں مگر طیبہ میں اکثر شان سے

پیروی کر لے اگر سرکارِ والا ﷺ کی شعار
تو نکل سکتا ہے ہر انسان ہر بحران سے

بہر مدحِ سرورِ کونین ﷺ ہونی چاہیے
بات جو منہ سے نکالو تم کسی عنوان سے

تشنگی جو زندگی بھر کی ہے، وہ بجھ جائے گی
پی مدینے میں نبی ﷺ کے چشمۂ فیضان سے

رب نے جیسے نعت کہ دی ہے کلامِ پاک میں
کیسے ممکن ہے کہ ہو پائے کسی انسان سے

دار و گیرِ حشر سے محمودؔ نکلا سرخرو
مصطفیٰ ﷺ کے اس کرم پر تھے ملک حیران سے

سلسلہ محمودؔ تک پہنچا نبی ﷺ کی نعت کا
جو چلا ہے بن رواحہؓ، کعبؓ اور حسانؓ سے

نعت

جو آیا پُوچھ گچھ کا مرحلہ سرِ محشر
بچا ہی لیں گے مجھے مصطفیٰ ﷺ سرِ محشر

پڑھوں گا نعت کا جو "ماہیا" سرِ محشر
ملے گی قدسیوں کی واہ وا سرِ محشر

نبی ﷺ کو دیکھتے ہی اُن کے مَیں قدم لُوں گا
کروں گا' دیکھنا' یہ حوصلہ سرِ محشر

خدا بھی لاج مرے اِس یقیں کی رکھّے گا
مجھے نبی ﷺ کا جو ہے آسرا سرِ محشر

اُدھر خدا کی نگاہِ کرم کا رُخ ہو گا
نبی ﷺ کا ہو گا جدھر اِعتنا سرِ محشر

حضور ﷺ اس کو بدلوا ہی لیں گے میرے لیے
ہُوا جو اور کوئی فیصلہ سرِ محشر

میں گائے جاؤں گا محمودؔ سربسر نعتیں
نہ ہو گا اور کوئی مشغلہ سرِ محشر

نعت

ہے محبت طٰہٰ و یٰسٓ سے
راہ پائی دین کے آئین سے

رب نے نورِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کیا
پہلے ہر اک چیز کی تکوین سے

قمقمے اس پر سجے ہیں نعت کے
مطمئن ہوں قلب کی تزئین سے

منزلِ مدحت رسولِ پاک ﷺ کی
مل گئی ماںؒ باپؒ کی تلقین سے

پہلے آقا ﷺ پر پڑھو صَلِّ عَلیٰ
پھر دعا کو دو مدد "آمین" سے

پوری ہو گئی آخری خواہش مری
شہرِ آقا ﷺ میں مری تدفین سے

کی مدد محمودؔ کی سرکار ﷺ نے
دُور فرمایا الم غمگین سے

نعت

جب کہ ہے حکمِ خدائے پاک کا محرم رشیدؔ
کیوں نہ ہو مدحت گرِ سرکارِ ہر عالم ﷺ رشیدؔ

دے گیا ہے ابرِ لطفِ مصطفیٰ ﷺ کو دعوتیں
تیری پلکوں سے جو ٹپکا قطرۂ شبنم رشیدؔ

لازماً بدلے میں پائے سربلندی کی سَنَد
ہو پزیرائے درِ سرور ﷺ جو سر کا خم رشیدؔ

کر رہا ہے فضلِ خلّاقِ جہاں سے روز و شب
عادتِ وردِ درودِ پاک مستحکم رشیدؔ

جب ملی توفیق اس کو خالقِ کونین سے
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیوں کہے گا کم رشیدؔ

کر رہا ہے ذکرِ سرور ﷺ میں جو اظہارِ خوشی
کیوں نہ ہو جائے گا تیرا دُور ہر اک غم رشیدؔ

نعت کا ہر کام ہے حُسنِ تیقّن کا امیں
بات کوئی مت کرو اس باب میں مُبہم رشیدؔ

نعت

پہنچ گیا جو مدینے میں رُوبروئے رسول ﷺ
بسا کے لاؤں گا قلب ونظر میں بُوئے رسول ﷺ

"عظیم" آقا و مولا ﷺ کے خُلق کو کہہ کر
بتائی نٓ کی سُورہ میں رب نے خُوئے رسول ﷺ

فرشتہ موت کا جس وقت میرے پاس آئے
زباں درود سے مملُو ہو رُخ ہو سُوئے رسول ﷺ

خدا نے قبلہ بدل ڈالا اُن کی خواہش پر
اٹھا نماز میں سُوئے فلک جو رُوئے رسول ﷺ

عمرؓ کی ربِّ جہاں کو تھی بہتری مقصود
چلے تو اور ارادے سے تھے وہ سُوئے رسول ﷺ

لَھَبْ نے نٓ نے کَوثَر سے یہ ہُوا واضح
بہت عزیز رہی رب کو آبروئے رسول ﷺ

حجاز جانا نبی ﷺ کے حضور جانا ہے
یہ آرزو ہے حقیقت میں آرزوئے رسول ﷺ

دوچار ہار سے خالدؓ نہ زندگی میں ہُوئے
کہ اپنی ٹوپی میں رکھتے تھے ایک مُوئے رسول ﷺ

ملی ہے اُن کے تولّائیوں کو فوز و فلاح
ہُوا ہے خائب و خاسِر ہر اک عدوئے رسول ﷺ

صباح و شام وہ ان کو بھگائے رکھتی ہے
جو مہر و ماہ کے دل میں ہے جستجوئے رسول ﷺ

جو آرزو نہ رہی یہ تو زندگی کیسی
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

خدا کرے کہ یہ محمودؔ کو نوید آئے
بلا رہی ہے تجھے موت سُوئے کُوئے رسول ﷺ

☆☆☆☆☆

نعت

مدّاحیٔ سرکار ﷺ ہے جب کام کی صورت
ہے طیبہ رسائی مرے انعام کی صورت

جو صبح مدینے کی مری جاں میں بسی ہے
وہ صبح نہ دیکھے گی کبھی شام کی صورت

طیبہ کو چلے ہو کہ سوئے عرش رواں ہو
آغاز بھی دیکھو گے تو انجام کی صورت

میں "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" پڑھنے لگوں گا
دیکھوں گا جونہی حشر کے ہنگام کی صورت

مختص جو کیا دین ہمارے لیے رب نے
سرکار ﷺ نے بخشا ہمیں اسلام کی صورت

رستے بھی چمک اٹھیں گے فردوس کے سارے
وہ دے گی چمک حشر میں خُدّام کی صورت

محشر میں جمال ان ﷺ کا ہے محمودؔ یقینی
میرے لیے بیکار ہے اوہام کی صورت

نعت

سرور ﷺ کے رب کی بات مرے دل میں آ گئی
تو نعت گویا حمد کی منزل میں آ گئی

آقا ﷺ کی یاد جو ہے بہرحال یادِ حق
صد شکر، قلبِ مومنِ کامل میں آ گئی

میں نے کیا جو ذکر درودِ حضور ﷺ کا
اک کیفیت سی نعت کی محفل میں آ گئی

سرکار ﷺ کی نظر جو پڑی طالحین پر
عصیاں شعاری اک بڑی مشکل میں آ گئی

جو جو پسند آئی خدائے قدیم کو
ہر خُوبصُورتی وہ شمائل میں آ گئی

مضموں کی جو تلاش مدیحِ نبی ﷺ میں تھی
وہ جستجوئے حق کی منازل میں آ گئی

آقا ﷺ کے التفاتِ مسلسل کی اک جھلک
محمودؔ ہر درود کے عامل میں آ گئی

نعت

یہ خبر تُو نے ہی تو دنیا کو دی پروردگار
ہر صدی تیرے نبی ﷺ کی ہے صدی پروردگار

اُن کی مدّاحی تو میری زندگی کے ساتھ ہے
جن کی خاطر دی ہے تُو نے زندگی پروردگار

پہلے منوائی ہے سب نبیوںؑ سے یہ میثاق میں
تو نے جو سرور ﷺ کو دی پیغمبری پروردگار

مجھ کو دنیا کی کسی شے کی تمنّا خاک ہو
روح و جاں میں ہے پیمبر ﷺ کی گلی پروردگار

وقفِ دیدارِ نبی ﷺ کا ہو میسّر خواب میں
چاہتا ہے روز و شب یہ میرا جی پروردگار

دوستی جن کی غلامانِ پیمبر ﷺ سے نہ ہو
میری ہے ایسوں سے پکّی دشمنی پروردگار

سرور و سرکارِ عالم ﷺ کا تخصّص تھا یہی
مجھ کو بھی دے سادگی و راستی پروردگار

نعت کی خواہش تو پُوری ہو گئی اب ہے دعا
مجھ کو مل جائے نبی ﷺ کی پیروی پروردگار

جس سے خُوشنُودی ملے محمودؔ کو سرکار ﷺ کی
دے وہ تسلیم و رِضا کی روشنی پروردگار!

☆☆☆☆☆

نعت

جو ہیں تخلیقاتِ ہر عالَم کا باعث بالیقیں
گنبدِ اخضر ہے اُنؐ کا وجہِ تزئینِ زمیں

ہیں نبیؐ محترم ﷺ خلاقِ عالَم کے قریں
یہ گواہی دے رہا ہے سارا قرآنِ مُبیں

سرورِ کونین ﷺ جا پہنچے سرِ عرشِ بریں
رہ گیا تھک ہار کر رستے میں جبریلِ امیں

یہ اگر خواہش نہ کرتے سرورِ دُنیا و دیں ﷺ
سجدہ گاہِ اہلِ دیں بنتا نہ یہ رُوئے زمیں

نیکیاں تو کچھ زیادہ میرے کھاتے میں نہ تھیں
تھے کرم فرما مگر میرے شفیعُ المُذنبیں ﷺ

عامیوں پر کبریا کا راز یہ کھلتا نہیں
کر دیا کیوں ہر جہاں سرکار ﷺ کے زیرِ نگیں

ظاہر آقا ﷺ پر ہے میری حالتِ قلبِ حزیں
ہے یہی احساس میرے واسطے وجد آفریں

پر لگا کر جب درودِ پاک کے مجھ سے چلیں
دُور کب میری دعاؤں سے رہا عرشِ بریں

مجھ کو پہنچاتا ہے طیبہ میں مرا حُسنِ یقیں
یہ تمنّا ہے کہ مجھ کو موت بھی آئے وہیں

مجھ پہ لطفِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ یہ کم تو نہیں
میں ہوں حسّانؓ و بُصیریؒ و رضاؒ کا خوشہ چیں

☆☆☆☆☆

نعت

قدم اٹھے دربارِ آقا ﷺ کی جانب
تو گویا چلا حُسنِ عُقبیٰ کی جانب

زرِ الفتِ مصطفیٰ ﷺ جس نے پایا
نہ رغبت رکھے گا وہ مایہ کی جانب

گزارا تھا اِمروز نعتوں میں جس نے
چلا شان و شوکت سے فردا کی جانب

نبی ﷺ کی جو دنیا میں آنے کی ٹھہری
عدم کی توجُّہ تھی سایہ کی جانب

رُخِ لطفِ خالق ہے میری طرف کو
ہُوا میرا رُخ جب سے طیبہ کی جانب

دل اپنا لگائے رکھو مصطفیٰ ﷺ سے
بھلے اپنا منہ رکھنا قبلہ کی جانب

جو محمودؔ میں دیکھی اپنی محبّت
کیا راغب آقا ﷺ نے انشا کی جانب

نعت

سرکار ﷺ کی رحمت ہے، مدینے کا سفر ہے
خالق کی اجازت ہے، مدینے کا سفر ہے

عصیاں پہ ندامت ہے، مدینے کا سفر ہے
توبہ کی یہ مُہلت ہے، مدینے کا سفر ہے

پہنچوں گا تو آئے گا نظر گُنبدِ خضرا
بخشش کی ضمانت ہے، مدینے کا سفر ہے

تدبیر ہے یہ مغفرتِ جُرم و خطا کی
تکثیرِ عقیدت ہے، مدینے کا سفر ہے

لرزیدہ قدم ہیں تو مِرا سر ہے خمیدہ
دل وقفِ ندامت ہے، مدینے کا سفر ہے

ہونٹوں پہ جو نعتیں ہیں تو ہاتھوں میں یقیناً
پروانۂ جنّت ہے، مدینے کا سفر ہے

محمودؔ سیہ کار و خطا پیشہ کو دیکھو
تشویق عبادت ہے، مدینے کا سفر ہے

نعت

جو ہیں وجہِ بہاراں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ
سرِ گنبد ہیں خنداں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

انھی کی گرچہ ہیں تابانیاں چاروں طرف لیکن
ہیں طیبہ میں فراواں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

سمجھتے ہیں اُسی کو عرش منزل سارے دل والے
ہوں جس دل میں بھی مہماں جلوہ ہائے سرورِ عالم

نہ عاصی سے نہ عامی سے کسی سے بھی نہیں دیکھے
کہ ہوتے ہوں گریزاں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

مرا مطلوبِ جاں یوں شہرِ سرکارِ معظّم ﷺ ہے
کہ ہیں مقصودِ ایماں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

ملے تھے لامکاں میں جلوہ ہائے ربِّ عالم سے
بدل کر اپنا عنواں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

مدد کرتے ہیں ہر اُس آدمی کی جو مدد مانگے
جہاں کے چارہ ساماں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

زباں پر ہے مدیحِ سرورِ عالم ﷺ کی رخشانی
ہیں روح و جاں میں تاباں جلوہ ہائے سرورِ عالم

انھی سے گہما گہمی ہے جہانِ آدمیّت میں
بہر سُو ہیں درخشاں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

نمایاں ہوں گے یہ روزِ قیامت اصل صورت میں
اگرچہ اب ہیں پنہاں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

جو ہو منظر کشی محمودؔ تو کیسے ہو کعبے کی
وہاں بھی ہیں نمایاں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

☆☆☆☆☆

نعت

جس جس کو ملا سایۂ دامانِ پیمبر ﷺ
شاہانِ جہاں ہیں وہ گدایانِ پیمبر ﷺ

جس پر بھی ہُوا لطفِ فراوانِ پیمبر ﷺ
کرتا ہے وہی شخص بیاں شانِ پیمبر ﷺ

فرمانِ نبی ﷺ اصل میں فرمانِ خدا ہے
اللہ کا عرفان ہے عرفانِ پیمبر ﷺ

ٹھہرا جو سبب حاضریٔ شہرِ نبی ﷺ کا
اکرامِ خدا ہے تو ہے فیضانِ پیمبر ﷺ

کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایاتِ خدا کی
اس نے جو کیا مجھ کو ثنا خوانِ پیمبر ﷺ

جو حُرمتِ محبوبِ خدا ﷺ کے ہیں محافظ
سچّے ہیں وہ خوش بخت فدایانِ پیمبر ﷺ

زہراؓ جو کلی ہیں تو حسینؓ اور حسنؓ ہیں
گُل ہائے گلستان و خیابانِ پیمبر ﷺ

اصحابؓ میں ہر ایک تھا مُتعلّمِ حکمت
تھا مدرسۂ علم دبستانِ پیمبر ﷺ

محمودؔ یہ توجیہ سعادت ہے کہ ہُوں میں
منجملۂ خُدّامِ غلامانِ پیمبر ﷺ

☆☆☆☆☆

نعت

طیبہ میں پہنچے تُو جو پشیمانیوں کے ساتھ
حل مُشکلیں ہوں تیری سب، آسانیوں کے ساتھ

رشتہ درودِ پاک سے توڑے، جو جوڑ لے
بدبختیوں کے ساتھ اور نادانیوں کے ساتھ

راس آ گئیں شادابیاں شہرِ رسول ﷺ کی
کوئی علاقہ ہی نہیں ویرانیوں کے ساتھ

واپس مُڑا ہوں طیبہ سے تسکینِ دل لیے
لاہور سے چلا تھا پریشانیوں کے ساتھ

ویزا جو ''ملٹی پل''[1] ملے شہرِ حضور ﷺ کا
جاؤں وہاں میں مختصر دورانیوں کے ساتھ

پائندہ علمُ الدینؒ و مُریدِ حُسینؒ ہیں
نامِ نبی ﷺ پہ جان کی قربانیوں کے ساتھ

محمودؔ دیکھو دل سے نکلتی ہے یا نہیں
پڑھتے ہیں نعت یوں تو خوش الحانیوں کے ساتھ

Multiple Visa (1)

نعت

کرنے مُتوجّہ نبی ﷺ کے فیضِ لامحدود کو
لے کے جاتا ہوں مدینے چشمِ نم آلود کو

بے بسی اور بیکسی کو اپنے اندر سے نکال
یاد کر سرکارِ ہر عالم ﷺ کے بذل و جُود کو

لامکاں کا قصرِ اَوْ اَدْنٰی کی منزل تھی جہاں
کوئی کیسے دیکھ سکتا شاہد و مشہود کو

دے ہی دیتے ہیں اجازت حاضری کی مصطفیٰ ﷺ
جا ہی لیتا ہوں بالآخر منزلِ مقصود کو

گھوم پھر لے تو مضافاتِ مدینہ میں اگر
قُدسی چومیں گے ترے رُوئے غبار آلود کو

بے نیازِ عذر مجھ کو میرے آقا ﷺ نے رکھا
دیکھتے رہتے ہیں بندے تو زیاں کو، سُود کو

سایۂ لُطفِ نبی ﷺ میں مدحِ سرورؐ بر زباں
دیکھنا ہنگامہ ہائے حشر میں محمودؔ کو

نعت

پیار جو پنہاں ہے میری چشمِ گوہر بار میں
مجھ کو لے جاتا ہے وہ سرکار ﷺ کے دربار میں

طاعتِ سرور ﷺ اطاعت ہے خدائے پاک کی
الفتِ خالق ہے پوشیدہ نبی ﷺ کے پیار میں

رب ہے ناصر آپ' یا اُس کے حبیبِ پاک ﷺ ہیں
رنج و اندوہ و الم میں' نکبت و اِدبار میں

دیدِ دربارِ رسولِ کبریا ﷺ کے واسطے
سرخوشی جاں میں ہے اور ہے روشنی ابصار میں

انبیاءؑ و اولیاؒ سارے' سبھی جِنّ و مَلک
آئے دم سادھے ہوئے سرکار ﷺ کی سرکار میں

صِرف اس کا ہے تعلّق مصطفیٰ ﷺ کی مدح سے
ہے اگر کوئی اثر میرے لبِ گفتار میں

دستِ سرور ﷺ نے جو پھینکے مٹھی بھر کنکر اُدھر
بدر میں ہلچل مچی ہر دستۂ کفّار میں

"طائح لی" جب مرے سرکار ﷺ کا اعلان ہے
جائے کیسے نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا نار میں

گر تجھے الفت کا دعویٰ ہے رسولِ پاک ﷺ سے
مت تفاوت ہو تری گفتار میں' کردار میں

حاضری کی وہ اجازت لے کے دیتی ہیں مجھے
جو نہاں ہوتی ہیں اپنائیتیں اِصرار میں

کعبؓ و حسانؓ و بُصیریؒ سے رہا محمودؔ تک
کاروانِ نعت کوئی حالِ اِستمرار میں

☆☆☆☆☆

نعت

وادیٔ عقیدت میں اس طرح ہم آتے ہیں
گویا آقا و مولا ﷺ خود ہمیں بلاتے ہیں

چھت جو نعتِ سرور ﷺ کی اپنے سر پہ پاتے ہیں
حمدِ حق سے ہم اپنا صحنِ دل سجاتے ہیں

غیرِ مصطفیٰ ﷺ سے جو اپنا دل لگاتے ہیں
اپنی بدنصیبی کو آپ وہ بُلاتے ہیں

قاسمِ خزائن جب رب بنا چکا ان کو
جو ہے شے ضرورت کی، مصطفیٰ ﷺ سے پاتے ہیں

اپنا یہ وتیرہ ہے جس پہ ناز ہے ہم کو
نام اُن کا سنتے ہیں اور سر جھکاتے ہیں

جن کو کچھ حقیقت سے آشنائی ہوتی ہے
لوگ وہ محبت سے اُن ﷺ کے در پہ جاتے ہیں

شعر اُن کی مدحت میں جب رشیدؔ کہتا ہے
خود حبیبِ حق ﷺ اس کا حوصلہ بڑھاتے ہیں

نعت

ہو عقیدہ میرا یارو! مُشرکانہ کس لیے
لب پہ ہو غیرِ پیمبر ﷺ کا ترانہ کس لیے

طالبِ رحمت ہوں مَیں اُس سے، پیمبر کے طفیل
چاہوں رب سے میں رویّہ عادلانہ کس لیے

کیا اثر یہ ہجرِ سرکارِ جہاں ﷺ ہی کا نہ تھا
ہچکیاں لے لے کے رویا اُسطوانہ کس لیے

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کو رہو ثابت قدم
اس میں موقف ہو تمہارا بُزدلانہ کس لیے

نعت چھوڑوں کیوں، تعلّق کیوں غزل سے جوڑ لوں
شاخِ نازک پہ بناؤں آشیانہ کس لیے

خود ستائی اور تعلّی نعت میں جائز نہیں
مَیں رکھوں اُسلوب اپنا شاعرانہ کس لیے

واسطہ اس کا ثنائے مصطفیٰ ﷺ سے ہے فقط
پڑ گیا محمودؔ کے پیچھے زمانہ کس لیے

نعت

جاں حرمتِ رسول ﷺ پہ جس کی نثار ہے
غازی وہ سربلند بروزِ شمار ہے

وردِ درود بخششِ احقر کی ہے نوید
ذکرِ حضور ﷺ باعثِ عزّ و وقار ہے

محسوس ہو رہی ہیں جو کچھ تیز دھڑکنیں
طیبہ پہنچنے کے لیے دل بے قرار ہے

جس جا پڑے جمائے ہوئے ہیں ملائکہ
دربارِ مصطفیٰ ﷺ کا وہ قرب و جوار ہے

ہم پا چکے جو بار نبی ﷺ کے دیار میں
ہم پر اسی لیے تو خدا لطف بار ہے

فردوس میں قیام کی خواہش بجا، مگر
اس کا نبی ﷺ کے لطف پر دار و مدار ہے

الفت میانِ ربّ و نبی ﷺ کو نہ ماننا
قرآں کی آیتوں سے یقیناً فرار ہے

فرماں روائے دہر جو رب نے بنا دیا
سرکارِ کائنات ﷺ کو ہر اختیار ہے

سُنّت پہ کاربند اگر ہے تو بس وہی
جو اُمّتی نبی ﷺ کا صداقت شعار ہے

پہنچو وہاں کہ دل کو سکینت نصیب ہو
دارِ رسولِ پاک ﷺ ہی دارُ القرار ہے

مجھ کو نبی ﷺ کے شہر کی مٹّی نصیب ہو
میری سبھی دعاؤں کا یہ اختصار ہے

لب میرے اُن کی مدح میں محمودؔ ہیں مگن
دل میرا جن کے پیار کا آئینہ دار ہے

☆☆☆☆☆

نعت

جب چلے بندہ کوئی، توبہ کو، استغفار کو
منہ رکھے سیدھا دیارِ احمدِ مختار ﷺ کو

نور کے ہالے میں رکھ کر سایۂ سرکار ﷺ کو
کر دیا بے مثل رب نے سیّدِ ابرار ﷺ کو

سرورِ کونین ﷺ سچے ہیں، امانت دار ہیں
تھا یقیں اتنا تو سب اشرار کو، کفّار کو

میرے آقا ﷺ کی محبّت میں بتا دے زندگی
دیکھ لے کوئی اگر الفت کے برگ و بار کو

وہ تہِ دل سے دُہائی دے درِ سرکار ﷺ کی
جیت میں جو بھی بدلنا چاہتا ہو ہار کو

معصیت کاری سے اپنی جب میں ناواقف نہ تھا
پھُولے میرے ہاتھ پاؤں دیکھ کر دربار کو

نعت کا ہدیہ قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ ہو
ممکنہ حد تک رکھیں قائم جو ہم معیار کو

فتحِ خیبر کے لیے اپنے لُعابِ پاک سے
کر دیا تیّار انھوں نے حیدرِ کرّارؓ کو

میں نے پایا ہے کہ دل میں غیر مُسلم بیشتر
مانتے ہیں مصطفیٰ ﷺ کی عظمتِ کردار کو

دستبردار آقا و مولا ﷺ تری نُصرت سے تھے
جب ترے ہونٹوں نے اُگلا حرفِ استکبار کو

میں کہوں گا نعت پڑھ کر، اے نکیرینِ لحد!
کیا کوئی نکتہ ہے باقی مجھ سے استفسار کو

میرے آقا ﷺ! چھا گئی ہے مغربیت کی وبا
روکنا مشکل نظر آتا ہے اس یلغار کو

☆☆☆☆☆

نعت

مانگ لو لطفِ ذی کمال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فضلِ رزّاق ہے نوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر جہاں پر ہے روزِ محشر تک
حکمرانیٔ لازوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پہ راضی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے اُس پر
ہو گیا راضی ذُوالجلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فتحِ مکّہ پہ حرفِ لا تثریب
یہ جلال اور یہ جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کے زیرِ نگیں عوالم سب
ملّتِ مُسلمہ عیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس پہ چل کر فلاح پائیں گے
جو ہے تلقینِ اعتدالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رتبۂ خادمِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے
ہے قریبِ خدا بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو گیا اُن کے شہر میں، اُس نے
پا لیا لطفِ بے مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس سے رتبہ بلند کس کا ہو
زیبِ سر جس کے ہوں نعالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان پہ رب راضی، رب اسے وہ راضی
جن کی آنکھوں میں تھا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی اُن جیسا؟ اہلِ استغراق!
غور سے دیکھو ماہ و سالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُنضبط ہو گئی حدیثوں میں
سربسر ساری قیل و قالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ تغلیط کے لیے لایا
ورنہ ممکن کہاں مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فخرِ محمودؔ کو ہے اس پہ، کہ ہے
یکے از خادمانِ آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت

کیوں نہ ہو غلبۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے ارم تمغۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح و جان و دل و نگاہ پہ ہے
حبّذا قبضۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذہن میرا جو عرش تک پہنچا
صرف ہے ثمرۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابرِ لطفِ خدا سے ہوں سیراب
پی لیا جرعۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منزلِ معرفت بڑھی آگے
جب لیا جادۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح تک کیوں نہ ہو مری روشن
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

بامِ عظمت نہ زیرِ پا کیوں ہو
مل گیا زینۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقش بن جائے گا حیات افروز
کھینچئے نقشۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذات کی معرفت نصیب ہوئی
دیکھ کر پردۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت ہے اُن کا ذکر اُن کی یاد
ہے یہی ورثۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہہ رہا ہوں خدا کی رحمت سے
شعر پروردۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان میں گرمیاں اسی سے ہیں
یہ جو ہے شعلۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رقص فرما رشیدؔ کا دل ہے
شعر ہیں نغمۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆☆☆

نعت

......صنعتِ ذوقافیتین میں......

کھولیے صفحۂ خصالِ حضور ﷺ
ہے یہی نکتۂ وصالِ حضور ﷺ

لب پہ ہے نغمۂ کمالِ حضور ﷺ
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

ہو کھڑے پیشِ کعبۂ سرور ﷺ
پاؤ گے لمحۂ وصالِ حضور ﷺ

دیکھ لو میرے صفحۂ دل کو
نقش ہے نقشۂ نوالِ حضور ﷺ

ہے وہی برگزیدۂ خالق
پائے جو نقرۂ مقالِ حضور ﷺ

متقی ہے وہی تو مومن ہے
جس پہ ہو سایۂ خصالِ حضور ﷺ

ان کی ازواجؓ بیٹیاںؓ ان کی

عظمتیں حصۂ عیالِ حضور ﷺ

کر رہا ہے خدا عطا ہر شے
مانگیے صدقۂ نعالِ حضور ﷺ

نورِ ربِ جہاں کی خواہش میں
دیکھ آئینۂ جمالِ حضور ﷺ

اور آبِ حیات کیا ہو گا
ہے رواں چشمۂ زلالِ حضور ﷺ

کوئی گہ دے کتابِ ہستی میں
ہے کہاں صفحۂ مثالِ حضور ﷺ

ختم اُمت کی مغفرت پہ ہوا
پیشِ لب قصۂ سوالِ حضور ﷺ

☆☆☆☆☆

نعت

جل اُٹھی جب سے میری شمعِ شعور
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

میرا منشور مدحتِ سرور ﷺ
وردِ صَلِّ عَلیٰ مرا دستور

نعت کہنا، سنانا اور سننا
لازمی ہے برائے شرحِ صدور

ذکرِ سرکار ﷺ سے بہت پہلے
ڈھایئے قصرِ ہائے کبر و غرور

جا پہنچتا ہوں مَیں جو طیبہ میں
یہ ہے آقا ﷺ کی رحمتوں کا وفور

گنبدِ سبز کو جُونہی دیکھا
ہو گیا رنگِ معصیت کافور

مجھ کو محمودؔ موت جب آئے
لب پہ ہو نغمۂ درود ضرور

نعت

بخت ہے باقیوں کو روزِ نشور
بندگانِ حضور ﷺ ہیں مسرور

دور کی مصطفیٰ ﷺ نے ہر زحمت
رحمتوں نے مجھے کیا محصور

میں نے تو اپنے دل میں پایا ہے
کون کہتا ہے، اُن ﷺ کا شہر ہے دور

ہاتھ اُن کا، خدا کا ہاتھ ہُوا
یہ ہے رب کے کلام میں مذکور

جس نے دیکھا نبی ﷺ کے چہرے کو
دیکھتا رہ گیا، ہُوا مسحور

دفنِ طیبہ مرا مقدّر ہو
ہو اگر عرض یہ مری منظور

مجھ پہ محمودؔ ہو نگاہِ نبی ﷺ
ہو اگر التفاتِ ربِّ غفور

نعت

ملا ہے مدحتِ سرکار ﷺ میں وہ کیف و سرور
ہوئے ہیں رنج و غم و ابتلا سبھی کافور

مڑا تو دیکھا ہر اک شخص نے اُسے مسرور
گیا بہ بارگہِ سرورِ کونین ﷺ جو رنجور

گدائیِ درِ سرور ﷺ کی دل میں خواہش ہے
جسے نگاہ میں کس واسطے کوئی فغفور

اسی سے مہر و مہ و نجم ہو گئے روشن
جو سربسر ہے سراپا حضور ﷺ کا پُرنور

نبی ﷺ جو رحمتِ ہر کائنات ہیں، ان کے
ہیں جنّ و انس ثنا گر، محب وحوش و طیور

کرم حضور ﷺ کا، فضلِ خدائے عالم ہے
کہ مجھ کو نعت کی خدمت پہ کر دیا مامور

اسی میں گھر ہے خداوندِ ہر دو عالم کا
اگر ہو قلب درودِ حضور ﷺ سے معمور

حضور ﷺ سب سے بڑے عفو کرنے والے ہیں
نہ کیسے رہتے رسولِ کریم ﷺ کے ممنون

مرا ضمیر، مری روح اور میرا شعور
درِ نبی ﷺ پہ کرو پیش تو تم عذرِ قصور

اسے حضور ﷺ کی تعریف پہ لگاتا ہے
کرم کرے جو کسی شخص پہ خدائے غفور

نہیں ہے کاسۂ محمودِ بے نوا خالی
کرم حبیبِ لبیبِ خدا ﷺ کا ہے بھرپور

☆☆☆☆☆

نعت

جو قُبّہ و منارِ نبی ﷺ کا جمال ہے
اس کائنات میں کہاں اُس کی مثال ہے
رَم شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو جو رخشِ خیال ہے
یہ رب کا التفات بحدِّ کمال ہے
ہم کور چشم کیسے کریں مدح مصطفیٰ ﷺ ۵
توصیف اُن کی دیدہ وروں سے محال ہے
یوں ہے نظر میں گنبد خضرا بسا ہُوا
دل پُرسکوں ہے اور طبیعت بحال ہے
ہر شعبۂ حیات میں بے شُبہ رہنما
اصحابؓ ہیں حضور ﷺ کے اور ان کی آل ہے
جس نے سوائے نعتِ پیمبر ﷺ نہ کچھ کہا
تابندہ اس کا ماضی و فردا و حال ہے
لب پر ہو جس کے اسمِ پیمبر ﷺ بروزِ حشر
پوچھے جو اُس کا نام بھی، کس کی مجال ہے

دیتا ہے ابرِ لطفِ پیمبر ﷺ کو دھوتیں
آنکھوں سے جو رواں عَرَقِ انفعال ہے
آقا ﷺ کو مت بشر کہو، خیرُ البشر کہو
نورانیت بھی اُن کی جو ہے، بے مثال ہے
ہر اُمّتی محبّتِ سرور ﷺ کا ہے امیں
ہر مُعترِض کا نارِ جہنّم مآل ہے
پھایا درودِ سرورِ کونین ﷺ کا رکھو
ہر زخمِ معصیت کا یہی اندمال ہے
یوں حاضرِ دیارِ رسولِ کریم ﷺ ہوں
اُٹھے ہوئے ہیں ہاتھ، لبوں پر سوال ہے
محمودؔ آ گئے ہو جو شہرِ رسول ﷺ میں
کیسا شمارِ روز و شب و ماہ و سال ہے

☆☆☆☆☆

نعت

یہ گزارش ہے حرفِ احقر میں
بزمِ صلِّ علیٰ ہو گھر گھر میں

اُس پہ لطفِ رسولِ پاک ﷺ ہُوا
ڈھل گیا جو وفا کے پیکر میں

مصطفیٰ ﷺ کا کرم نہاں دیکھا
رحمت و لطفِ ربِّ اکبر میں

چشمِ افلاک نے نبی ﷺ اُن سا
کوئی پایا نہ ہفت کشور میں

روشنی الفتِ پیمبر ﷺ کی
پائی ہر ایک دیدۂ تر میں

اِس کو اپنانا اُن کی سنت ہے
صدق تھا عادتِ پیمبر ﷺ میں

حاضری گویا یہ حضور ﷺ کی ہے
ہوش پکڑو مدیحِ سرور ﷺ میں

اصلِ آقا، حقیقتِ سرور ﷺ
دیکھ ہی لیں گے لوگ محشر میں

جانے کیسے قدم پیمبر ﷺ کا
ہو گیا نقش سخت پتھّر میں

در پہ اِستادگی کا اِذن نہیں
پڑ گئے مہر و ماہ چکّر میں

پاؤں کو چُوم کر نکلتا ہے
وہ عقیدت ہے شاہِ خاور میں

آقا ﷺ رستہ نکال دیتے ہیں
حاضری ہو اگر مقدّر میں

ہے رشید ایک قطرۂ کمتر
نعت گوئی کے اک سمندر میں

☆☆☆☆☆

نعت

نعتِ سرور ﷺ میں ہے یُوں میرے قلم کا انہماک
میری جانب ہے پیمبر ﷺ کے کرم کا انہماک

خاکِ طیبہ میں ہے ہر جاہ و حشم کا انہماک
اس عُلُو کی سمت ہے گردوں کے خم کا انہماک

مَا طَغٰی، مَا زَاغَ کے فقروں سے واضح ہو گیا
رب کی رُویت میں نبیِؐ محترم ﷺ کا انہماک

منہمک قُدسی ہیں مجھ کو دیکھنے میں اس لیے
یادِ آقا ﷺ کی طرف ہے چشمِ نم کا انہماک

میرے لب پر ذکر ہے صبح و مسا سرکار ﷺ کا
میری جاں کی سمت ہو کیوں حزن و غم کا انہماک

مجھ کو یادِ سرورِ عالم ﷺ میں رکھتا ہے مگن
مصطفیٰ ﷺ میں مالکِ لوح و قلم کا انہماک

سورۃ اَلْحِجْرْ سے محمودؔ ظاہر ہو گیا
جانِ آقا ﷺ کی طرف رب کی قسم کا انہماک

نعت

لب پہ رکھنا دوستو ہر دم درودِ مصطفیٰ ﷺ
یوں بُھلا دے گا تمھیں ہر غم درودِ مصطفیٰ ﷺ

نیکیوں کا مصدرِ اوّل نہیں اس کے سوا
زخمِ عصیاں کو ہُوا مرہم درودِ مصطفیٰ ﷺ

جب یہ ٹھہری سُنّتِ ربِّ کریم و ذُوالجلال
کیوں نہ مَیں پڑھتا رہوں پیہم درودِ مصطفیٰ ﷺ

ابرِ لطفِ خالق و مالک اگر درکار ہے
بھیج آنکھوں میں لیے شبنم درودِ مصطفیٰ ﷺ

گر یقینی صُورتیں جنّت کی تجھ کو چاہئیں
عادتوں میں کر لے مُستحکم درودِ مصطفیٰ ﷺ

نام سُنتے ہی نبیؐ کا، میرے لب کے ساتھ ساتھ
پڑھ رہا ہے میرے سر کا خم درودِ مصطفیٰ ﷺ

خَیْرُ الْاَوْرَاد اِس وظیفے کو جو خود کہتا ہے وہ
کس لیے محمودؔ پڑھتا کم درودِ مصطفیٰ ﷺ

نعت

نام اُن کا عام کر کے خدا نے چہار سمت
بانٹے نبی ﷺ کے پیار خزانے چہار سمت

شاید یہ لے کے آئی ہے شہرِ حضور ﷺ سے
خوشبو جو عام کی ہے ہوا نے چہار سمت

آئی ہیں رحمتیں ہمیں سرکار ﷺ کی نظر
دیکھا جو ہم سے اہلِ ولا نے چہار سمت

روزِ ازل سے تا بہ ابدؔ ہر جہان میں
پھیلے ہوئے ہیں اُن ﷺ کے زمانے چہار سمت

جو نیکیاں ہیں، جتنی بھی ہیں اچھی عادتیں
وہ عام کیوں رسولِ خدا ﷺ نے چہار سمت

ہر مُلک میں ہیں دین کے جھنڈے گڑے ہوئے
پھیلایا نُور غارِ حرا نے چہار سمت

تقسیم کی ہے روشنی خُلقِ عظیم کی
شہرِ رسول ﷺ، شہرِ بقا نے چہار سمت

اِسرَا کے راز کھول کے قرآنِ پاک نے
پھیلا دیے ہیں آئنہ خانے چہار سمت

طیبہ میں جانے کیوں وہ مُجھے پُوچھتی نہیں
اندھیر کر رکھا ہے قضا نے چہار سمت

☆☆☆☆☆

نعت

دنیا کا کوئی شہر نہیں اتنا ضیا بار
جتنا کہ مدینہ ہے یا ہے مکّہ ضیا بار

پُرنُور وہ ہوتا ہے جو کرتا ہے وظیفہ
ہے نامِ رسول دوسرا ﷺ اتنا ضیا بار

آقا ﷺ مجھے ہر سال بلاتے ہیں مدینے
دیکھو تو مقدّر ہے مِرا کیسا ضیا بار

اتنے مہ و خورشید و کواکب نہیں روشن
جتنا کہ مدینے کا ہے اک ذرّہ ضیا بار

محصُور ہمیشہ سے وہ تھا روشنیوں میں
اس طرح پیمبر ﷺ کا رہا سایہ ضیا بار

معراج کی شب سرورِ حق ﷺ رُویتِ باری
جب لفظ منوّر ہیں تو ہے معنیٰ ضیا بار

دنیا میں جما جس پہ غبارِ رہِ طیبہ
محشر میں نظر آئے گا وہ چہرہ ضیا بار

نعت

عمل نامے پہ ناعت کی ندامت کا رہا شہرہ
تو اس کے ساتھ آقا ﷺ کی شفاعت کا رہا شہرہ

سُنی جو عظمتِ ذکرِ رسولُ اللہ ﷺ کی آیت
تو پھر اہلِ عقیدت میں اِس آیت کا رہا شہرہ

جو علم الدّینؒ نے حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ میں دکھلائی
ملائک میں بھی غازی کی عزیمت کا رہا شہرہ

مِرے سب ملنے والوں میں بعونِ خالقِ عالم
مِری شہرِ پیمبر ﷺ سے محبّت کا رہا شہرہ

نبیؐ کی جان کے دشمن جو تھے ان میں بھی آخر تک
پیمبر ﷺ کی امانت کا، صداقت کا رہا شہرہ

سُنیں جس نے براہِ راست باتیں خالقِ کُل کی
فرشتوں تک میں بھی ایسی سماعت کا رہا شہرہ

وہ خلوت تھی کہ تھی محمودؔ جلوت ربِّ عالم کی
رسلؐ میں قربتِ اسرا پہ حیرت کا رہا شہرہ

نعت

آج تک ہم نعتِ سرور ﷺ یوں رقم کرتے رہے
دل کو ممنونِ کرم اور سر کو خم کرتے رہے

ابرِ رحمت جن کی کشتِ قلب پر چھایا رہا
یادِ سرکارِ جہاں ﷺ میں چشم نم کرتے رہے

عدل و احسان و مروّت کے ذریعے مصطفیٰ ﷺ
ظلم کے سارے طریقت کالعدم کرتے رہے

ہم کو رب توفیق اس کی مرحمت کرتا رہا
اور ہم حمدِ خدا میں نعت ضم کرتے رہے

آپ ﷺ کی عزّت بڑھائی خالقِ کونین نے
احترامِ رب رسولِ محترم ﷺ کرتے رہے

کم سے کم اُس کا تو کچھ احساس ہونا چاہیے
جو ہمارے واسطے شاہِ اُمم ﷺ کرتے رہے

ایک مولد آپ ﷺ کا ہے دوسرا آرام گاہ
اس لیے ہم عزّتِ ہر دو حرم کرتے رہے

درس لے کر سرورِ کونین ﷺ کے اصحابؓ سے
عزّت و توقیرِ اہلِ بیتؓ ہم کرتے رہے

شامِ رنج و غم نہ اُن کی زندگی میں آئے گی
جو رقم نعتِ پیمبر ﷺ صُبح دم کرتے رہے

ٹالتے تھے ہر بلا محمودؔ ہر انسان سے
جو درودِ پاک پڑھتے اور دم کرتے رہے

☆☆☆☆☆

نعت

جگمگاتی ہے لبوں پر جن کی مدحت کی ضیا
حشر میں مل جائے گی اُن کی شفاعت کی ضیا

سب علومِ ظاہری و باطنی آقا ﷺ سے ہیں
ہے عطا فرمودۂ سرکار ﷺ حکمت کی ضیا

کیا ہے رحمت؟ وہ وجودِ سرورِ ہر کون ﷺ ہے
روشنی دیتی ہے دنیاؤں کو رحمت کی ضیا

جو مِری دُنیا کو اور عُقبیٰ کو دے گی روشنی
ہے نبیؐ پاک ﷺ کی خلوت کی، جلوت کی ضیا

دیکھیے شہرِ رسولُ اللہ ﷺ میں پھیلی ہوئی
شمعِ وحدت کی ضیا، نورِ رسالت کی ضیا

مل گئی نورِ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ سے
قصرِ عرش و لامکاں میں رب کی قربت کی ضیا

ظلمتوں سے دُور رکھتی ہے دلِ محمودؔ کو
نعت کی نسبت سے پیغمبر ﷺ کی شفقت کی ضیا

نعت

ہر اک مُشکل میں نامِ سرورِ عالم ﷺ لیا جائے
پھر اُس کے بعد دنیا میں سکینت سے جیا جائے

کم از کم جان کی نذرِ عقیدت اِس میں لازم ہے
نبی ﷺ کو بحفظِ حُرمت میں اگر تحفہ دیا جائے

نہ جایا جائے نزدیک اُس کے، جس سے دیں سے روکا ہے
کہا ہے جو نبیؐ پاکؐ نے، بس وہ کیا جائے

حضوری اور مجبوری میں قُربت کی یہ حالت ہو
کہ یا طیبہ میں یا پھر اُس کی چاہت میں جیا جائے

پیمبر ﷺ کی اطاعت کے صلے میں جو میسّر ہو
نہ اُس سوزن سے کیوں ہر چاکِ داماں کو سِیا جائے

نبی ﷺ کے ذکر سے مملُو ترا اک اک قصیدہ ہو
مدینے کی طرف کو ہر ردیف و قافیہ جائے

اگر محمودؔ بچنا چاہتے ہو جرم و عصیاں سے
ضروری ہے کہ جامِ الفتِ سرور ﷺ پیا جائے

نعت

حبیبِ حق جو اُن ﷺ کو مانتا ہو وہ انھیں چاہے
جسے درکار کوئی آسرا ہو وہ انھیں چاہے
زباں پر جس کے بھی صلِّ علیٰ ہو وہ انھیں چاہے
خدائے پاک کا جو ہمنوا ہو وہ انھیں چاہے
جسے درپیش کوئی مسئلہ ہو وہ انھیں چاہے
نہ جس کو کوئی حل بھی سوجھتا ہو وہ انھیں چاہے
نبی ﷺ کو رحمۃ للعالمیں رب نے بنایا ہے
مصیبت میں جو کوئی گھر گیا ہو وہ انھیں چاہے
رکھے ہونٹوں کو مشغولِ نعوتِ پاک جو پیہم
جو سر پر ظلِّ رب کو چاہتا ہو وہ انھیں چاہے
فرشتوں کی دعائیں چاہئیں جس شخص کو دائم
جسے درکار رب کا اعتنا ہو وہ انھیں چاہے
پذیرائی مرے سرکار ﷺ کے ہاں ہے عقیدت کی
تشخّص جس کا اخلاص و وفا ہو وہ انھیں چاہے

بصارت کے لیے ہے دیکھنا آقا ﷺ کو ناممکن
بصیرت سے جو کوئی آشنا ہو وہ انھیں چاہے
انھیں عقدوں کے حل کے واسطے خالق نے بھیجا ہے
کسی مشکل سے جس کا سامنا ہو وہ انھیں چاہے
ہے مترشّح حدیثِ مَنْ رَّآنِیْ کے معانی سے
وہ جس کو دیدِ حق کا حوصلہ ہو وہ انھیں چاہے
درودِ پاک پڑھنے کی امنگیں جس کی ساتھی ہوں
وہ جس پر لطف و اکرام خدا ہو وہ انھیں چاہے
عبادت کا جو نکتہ مرکزی سرور ﷺ کی الفت ہے
عبادت میں بہت کچھ جو بڑھا ہو وہ انھیں چاہے
جو ہو محمودؔ احکامِ نبی ﷺ سے اس طرح واقف
کہ اُن کو ماننے کا ادعا ہو وہ انھیں چاہے

☆☆☆☆☆

نعت

اُلفت میں اتنا تو کم از کم کر دکھایئے
کردار مُتّبعِ پیمبر ﷺ دکھایئے

منظر دکھایئے، پسِ منظر دکھایئے
اِسرا میں اُن ﷺ کو آئنہ پیکر دکھایئے

اے منکرانِ عظمتِ محبوبِ کبریا ﷺ
ان کا مثیل لایئے، ہمسر دکھایئے

نعتیں دکھا کے چند، فرشتوں کو حشر میں
اپنی خطاؤں کے سبھی دفتر دکھایئے

مت پوچھیے سوال نکیرینِ محترم!
مجھ کو تو آپ رُوئے پیمبر ﷺ دکھایئے

ان کو جنھیں تعارفِ عظمت کا شوق ہو
پیشِ درِ حضور ﷺ جھکا سر دکھایئے

جب قصرِ لامکاں میں نہ تھا تیسرا کوئی
پیشِ خدا حضور ﷺ کو کیونکر دکھایئے

عظمت سمجھ نہ پائیں جو میرے حضور ﷺ کی
اُن کو کلامِ خالقِ اکبر دکھایئے

ڈر لایئے نہ دل میں حساب و کتاب کا
مجموعے نعت کے سرِ محشر دکھایئے

دوزخ کے ڈر سے کانپتے ہیں حشر میں جو لوگ
ان کو شبیہ شافعِ محشر ﷺ دکھایئے

جب دیکھیے حضور ﷺ کے دربار کی طرف
شرمندگی میں آنکھ کا گوہر دکھایئے

جب سامنے ہو نعتِ پیمبر ﷺ کا مرحلہ
اپنے کو کمتروں سے بھی کمتر دکھایئے

لکھیے نعوتِ سرورِ عالم ﷺ کچھ اس طرح
محمودؔ قلب کو سرِ محضر دکھایئے

☆☆☆☆☆

نعت

کرے اندازہ جو احسانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
بیاں کرتا رہے گا شانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا

جو حیثیت ہے حکمِ حضرتِ خلّاقِ عالم کی
وہی ہے مرتبہ فرمانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا

وہ جس کی تابشوں نے جگمگایا عرشِ اعظم کو
وہ ہے جلوہ رُخِ تابانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا

اطاعت آقا و مولا ﷺ کی ہو کردار کا خاصہ
ہو دل میں شوق اگر عرفانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا

خدا نے سورۂ الحجر میں اُس کی قسم کھائی
خیال اتنا تھا اُس کو جانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا

اسے تو انبیاءؑ و اولیاءؒ ہی دیکھ سکتے ہیں
ہے اُونچا کنگرہ ایوانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا

کسی محشر، کسی میزاں کا کیا محمودؔ خدشہ ہو
جو سایہ سر پہ ہو دامانِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا

نعت

الفت نہیں ہے جس کو رسالت مآب ﷺ سے
اس سے نہیں بُرا کوئی میرے حساب سے

کرتا رہوں ثنائے حبیبِ خدائے پاک ﷺ
میں نے سبق لیا ہے یہ ام الکتاب سے

لوٹا تھا کیسے ایک اشارے سے عصر کو
پوچھو تو اختیارِ نبی ﷺ آفتاب سے

طیبہ کے ہجر کا یہی عالم اگر رہا
ٹپکے گا اشکِ خوں میری چشمِ پُر آب سے

اخلاص سے جو لیتا رہا نامِ مصطفیٰ ﷺ
وہ بچ رہے گا معصیت کے ارتکاب سے

گہوارہ بن سکے گی یہ دُنیا سکون کا
میرے نبی ﷺ کے لائے ہوئے انقلاب سے

محمود جو درود بہ لب آئے حشر میں
جنت میں جا سکیں گے بڑی آب و تاب سے

☆☆☆☆☆

نعت

مری فردِ عمل، محشر کا دن، سرکار ﷺ کی رحمت
خجالت، عجز، شامت، سوز و رقت اور پھر جنت

نظامِ عالمِ انسانیت پر ہیں پیمبر ﷺ کے
کرم، احسان، بذل و جود، عفو و رحمت و شفقت

جو دیکھا تو زمانی بُعد کچھ اس میں نہیں پایا
مصیبت، رنج، غم، اندوہ ...... اور سرکارؐ کی نصرت

یہ ارشادِ نبی ﷺ ہے، ہو مسلمانوں کی آپس میں
اُخوت، عیب پوشی، رحم و حلم و اُنس کی حالت

شدائد کے مراحل سب تھے باقی ایک لمحے تک
لحد، پُل، حشر، میزاں، احتساب ...... اور آیۂ رحمت

کرم فرمایئے سرکار ﷺ ہے چاروں طرف اپنے
ضلالت، کفر، ظلمت، ظلم، استبداد اور دہشت

کہاں پہنچا ہے اور کیا حال ہے محمودؔ اب تیرا
درِ سرور ﷺ، منارِ نور، گنبد، حاضری، حیرت!

نعت

جو ہر موقع پہ کام آیا، پیمبر ﷺ کا حوالہ ہے
اسی باعث خدا نے میری ہر مشکل کو ٹالا ہے

نہیں ممکن کہ اب تاریکیاں دُنیا پہ چھا جائیں
جہاں میں ہر طرف سرورؐ کی سیرت کا اُجالا ہے

شدائد دُور ہی سے لرزہ بر اندام ہوتے ہیں
مرے چاروں طرف اکرامِ پیغمبر ﷺ کا ہالہ ہے

محبت، عاجزی، شرمندگی کے ساتھ ہے مدحت
جو اُسلوبِ سخن میرا ہے، وہ سب سے نرالا ہے

میں جب گرنے لگا قعرِ خطا و جرم و عصیاں میں
تو آگے بڑھ کے آقاؐ کی عنایت نے سنبھالا ہے

اسے دیکھا تو پھر اعمال نامے کو نہیں دیکھا
یہ نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہے یا کہ بخشش کا قبالہ ہے

یہی محمودؔ یوں لکھی گئی ہے میری قسمت میں
مرے ہونٹوں پہ ہر دم مدحتِ سرکار والا ﷺ ہے

نعت

جس کو عزیز سرورِ کُل ﷺ کی گلی ہوئی
جنّت عطا ہوئی اُسے، اور جیتے جی ہوئی

وہ آشنائے عظمتِ سرکار ﷺ ہو گیا
جس شخص کو حقیقتوں سے آگہی ہوئی

جس پر نہ ہو اطاعتِ سرکار ﷺ کا اثر
سوچو تو یارو یہ بھی کوئی زندگی ہوئی

پاتی ہے سرفگندگی اس جا بلندیاں
مقبولِ بارگاہِ نبی ﷺ عاجزی ہوئی

طیبہ میں موت آگے تو آئی نہیں ابھی
پائی ہے میں نے اپنی طرف دیکھتی ہوئی

کیا پوچھتے ہو مجھ پہ اثر اُس کا کیا ہُوا
طیبہ میں پہلی مرتبہ جب حاضری ہوئی

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ مرے ساتھ ساتھ تھا
آئی کوئی غمی کہ مجھے کچھ خوشی ہوئی

محرومیوں کے صحن میں گویا اتر گیا
وہ جس کے ہاں درود میں کوئی کمی ہوئی

قرآن سے بھی درس ملا ہے مجھے یہی
سرحد ہے حمد و نعتِ نبی ﷺ کی ملی ہوئی

لب پر ہے نعت، دل میں محبّت حضور ﷺ کی
اس سے بڑی بھی کیا کوئی خوش قسمتی ہوئی!

کچھ نعت میں محاسنِ شعری ہوں یا نہ ہوں
سانچے میں ہو عقیدتوں کے یہ ڈھلی ہوئی

محمودؔ اہلِ عشق و محبّت کی ہر نگاہ
دیکھی مُواجِہَہ کی طرف دیکھتی ہوئی

☆☆☆☆☆

نعت

نعت میں جب ہم مگن ہو جائیں گے
اپنے رنج و غم ہرن ہو جائیں گے

کرنا چاہیں گے جو مدحِ مصطفیٰ ﷺ
محوِ قرآن و سُنَن ہو جائیں گے

جو پہنچ جائیں گے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
خُلد کو وہ گام زن ہو جائیں گے

نعت کہتے کہتے ہم بھی آخرش
محوِ حمدِ ذُوالمنن ہو جائیں گے

منقبت گویانِ اصحابؓ نبی ﷺ
مدح گوئے پنجتنؑ ہو جائیں گے

طاعتِ سرور ﷺ کی کاوش سے ترے
دور سب رنج و محَن ہو جائیں گے

ہم نے یہ سرکار ﷺ سوچا ہی نہ تھا
"رہنما" بھی راہ زن ہو جائیں گے

نعت

شہرِ سرور ﷺ کا جو دل میں احترام آنے لگے
عادت مدحِ پیمبر ﷺ میں دوام آنے لگے

خواب میں جن کے شہِ عالی مقام ﷺ آنے لگے
دوستدارانِ خدا میں اُن کے نام آنے لگے

جب سرِ میزاں کوئی صُورت بچاؤ کی نہ تھی
نغمے مدحِ سرورِ عالم ﷺ کے کام آنے لگے

ہم نہ جانے کیا سے کیا مانیں رسولِ پاک ﷺ کو
عقل میں اپنی اگر ان کا مقام آنے لگے

بھیجتا رہتا تھا میں درخواستیں سرکار ﷺ کو
یوں بُلاوے کے مدینے سے پیام آنے لگے

دوڑ کر اُس کی طرف محشر میں رضواں آئے گا
جس کی جانب میرے آقا ﷺ چند گام آنے لگے

یوں، درود آقا و مولا ﷺ پر پڑھا محمودؔ نے
آسماں والوں کے بھی اُس کو سلام آنے لگے

نعت

اثر نعتوں کا ہونٹوں سے جو جا پہنچے گا سینے تک
بالآخر لے کے جائے گا وہ بندے کو مدینے تک

سجاتے ہیں درودِ پاک سرکارِ دو عالم ﷺ سے
رسا فضلِ خدا سے ہیں دعاؤں کے قرینے تک

وہ کیسے منزلِ عرفانِ ذاتِ حق کو پائے گا
نہ پہنچے گا جو بندہ الفتِ آقا ﷺ کے زینے تک

تمرِ شہرِ نبی ﷺ کی رُوح کی فرحت کا باعث ہے
علالت جو بھی ہو، ہوتی ہے وہ زمزم کے پینے تک

ستاروں سے ہدایت پا سکیں گے صرف وہ بندے
رسا ہوں گے جو اہلِ بیتِ سرور ﷺ کے سفینے تک

ٹھہرتا ہی نہیں نظروں میں کوئی شہر دُنیا کا
کہ ساری چاہتیں محدود ہیں اپنی مدینے تک

مدینے جا کے پھر لاہور کو واپس پلٹ آنا
یہ رجعت دیکھ لینا ہے فقط محمودؔ جینے تک

نعت

بات تو کر نہیں پائے گا یہ احقر جا کر
ہاتھ جوڑے گا درِ سرورِ دیں ﷺ پہ جا کر

کی گئیں صَلِّ علیٰ پڑھ کے دعائیں جتنی
کھٹکھٹائیں گی وہ دروازے کو اوپر جا کر

دیکھ لینا یہ مدینے میں پہنچ کر، یارو!
ان کے در پر ہے مؤدّب شہِ خاور جا کر

کیا طلب ہم کو ہو پینے کی یہاں، دُنیا میں
خوش مقدّر ہیں، چھلکیں گے لبِ کوثر جا کر

مَیں سمجھتا ہوں اہم مقصدِ معراج اسے
بخشوا لائے ہیں اُمّت کو پیمبر ﷺ جا کر

جلوے خلّاقِ دو عالم کے نظر آتے ہیں
یہ تو ہو پائے گا طیبہ ہی میں باور جا کر

مجھ کو محمودؔ اشاراتی ہدایت یہ ہے
حکمِ صلوات کو پہنچاؤں میں گھر گھر جا کر

نعت

ہاتھ پکڑے جو پیمبر ﷺ کی شفاعت میرا
کیا بگاڑیں گے حسابات قیامت میرا

گھر کے آیا ہے پیمبر ﷺ کے کرم کا بادل
ٹپکا آنکھوں سے جونہی اشکِ ندامت میرا

جب کھڑا ہوتا ہوں قدمینِ رسولِ حق ﷺ میں
کام آتا ہے وہاں ضبطِ محبّت میرا

گنبدِ سبز میں پائی ہے لطافت اتنی
کبھی چٹخا نہیں آئینہ حیرت میرا

میں "رفعنا" کی جو تبلیغ کیا کرتا ہوں
رُخ سمجھتا ہوں کہ ہے جانبِ رفعت میرا

نعت آئی جو مرے لب پہ میانِ محشر
دیکھا تو بر میں تھا پروانۂ جنّت میرا

اُس کی تعبیر مدینے میں ملی ہے محمودؔ
وہ جو ماضی میں تھا اک خوابِ مسرّت میرا

نعت

ہو گیا ہے حالِ مُسلم جس قدر ناگفتہ بہ
میرے آقا ﷺ ! کیا رہے گا عُمر بھر ناگفتہ بہ

لیجیے آقا ﷺ شب و روزِ زمانہ کی خبر
ذکرِ شب ناگفتنی ذکرِ سحر ناگفتہ بہ

حال یہ ہے آپ کی اُمّت کا میرے مصطفیٰ ﷺ !
ذوقِ دل نادیدنی ظرفِ نظر ناگفتہ بہ

دی بدی کی جس طرح تشویق مغرب نے ہمیں
ہے اثر سرکار ﷺ ! ہر اک ذہن پر ناگفتہ بہ

فکر کی ژولیدگی سرکار ﷺ ہے بارِ سخن
ہے تجدُّد کے سبب ذوقِ ہُنر ناگفتہ بہ

دیکھتی ہے ایسی چیزوں کو کہ جو مستور تھیں
ہو گیا سرکار ﷺ اب حالِ نظر ناگفتہ بہ

آپ ہی کو تو مرے سرکار ﷺ ! کرنی ہے درست
حالتِ محمودؔ احقر ہے اگر ناگفتہ بہ

قطعاتِ تاریخ وفات

"صاحب کمالات حفیظ تائب"

............۲۰۰۴ء............

وہ مدح گوئے سرور (ﷺ) رخصت ہوئے جہاں سے
اہلِ قلم میں تھے جو مشہور مرد صائب
سالِ وفات ان کا کہہ دیجئے یہ صابر
"فردوس میں ہیں دانا حاجی حفیظ تائب"

............۲۰۰۴ء............

"صاف باطن ادیب خطیب چودھری رفیق احمد باجوہ"

............۲۰۰۴ء............

"مشیر نور افروز ماہنامہ نعت لاہور"

ماہنامہ "نعت" کے تھے جو اک مشیر اعلیٰ
افسوس دے گئے وہ ہم سب کو درد فرقت
سالِ وفات ان کا صابر یہ صاف کہہ دو
ہیں اب رفیق احمد نامی عصر جنت

............۱۴۲۵ھ............

صابر براری (کراچی)

Monthly "Naat" Lahore
LRL 157

تحقیق و تحریر: ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

(ایم اے اردو، ایم اے علومِ اسلامیہ، ایم اے تاریخ
پی ایچ ڈی۔ استاد جی سی یونیورسٹی لاہور)

- نعت کے حوالے سے شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا کام مختلف جہتوں سے وقیع ہے لیکن ان کے پہلے 18 ' اردو مجموعہ ہائے نعت کا علمی و تحقیقی جائزہ' نامور محقق ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے کیا ہے۔
- انھوں نے "مضامین و موضوعات" کے حوالے سے '۳۶' اور "زبان و بیان" کے لحاظ سے ۴۹ عنوانات کے تحت شاعرِ نعت کے فکر و فن پر قلم اُٹھایا ہے۔ کتاب تحقیق و تفحص کا شاہکار ہے۔
- جاذبِ نظر سرورق' مضبوط جلد' سفید کاغذ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ 536 صفحات کی اس کتاب کی قیمت صرف 200 روپے ہے۔

الجلیل پبلشرز۔ اُردو بازار لاہور